فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○
اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو!

اَلْاِفَاضَاتُ السّنیۃ

اَلْمُلَقَّبُ بِہٖ

فتاوٰی مہریّہ

یعنی

مجموعہ فتاوٰے حضرت قبلہ عالم علامۂ زمان خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح وترتیب

مولانا فیض احمد صاحب فیض، جامعہ غوثیہ، گولڑا شریف

بایماء

حضرت سید پیر غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

جناب سیدنا پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سیدنا شاہ عبدالحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

ہے۔ کیونکہ بعد النسخ اکثرامر منسوخ منہی عنہ کے درجہ میں ہوجاتا ہے۔ وارتکاب منہی عنہ بالاتفاق معصیت ہے لہٰذا فیما نحن فیہ میں بھی تکبیراتِ اربعہ سے زائد کا ارتکاب جائز نہ ہوگا۔ اسی واسطے فقہاء کرام نے ارشاد فرمایا ہے کہ ولو کبر الامام خمسا لم یتابعه المؤتم لانه منسوخ۔ اور فتح القدیر میں ہے۔ روی محمد بن الحسن اخبرنا ابو حنیفة عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراهیم النخعی ان الناس کانوا یصلون عن الجنازة خمسا وستا واربعا حتی قبض النبی صلی الله علیه وسلم ثم کبروا کذالك فی ولایة ابی بکر الصدیقؓ ثم ولی عمرؓ بن الخطاب ففعلوا ذالك فقال عمرؓ انکم معشر اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم متی تختلفون تختلف الناس بعدکم والناس حدیث عهد بالجاهلیة فاجمعوا علی شئ یجمع علیه من بعدکم فاجمع رای اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم ان ینظروا آخر جنازة کبر علیها النبی صلی الله علیه وسلم حتی قبض فیاخذون به ویرفضون ماسواه فنظروا فوجدوا آخر جنازة کبر علیها النبی صلی الله علیه وسلم اربعا وروی الحاکم عن ابن عباس قال آخر ما کبر النبی صلی الله علیه وسلم علی الجنازة اربع تکبیرات وکبر عمر علی ابی بکر اربعا وکبر ابن عمر علی عمر اربعا وکبر الحسن بن علی علی علی اربعا وکبر الحسین علی الحسن اربعا وکبرت الملائکة علی آدم اربعا۔ سکت علیه الحاکم۔ ثبوتِ مسئلہ کے لیے تو اسی قدر کافی ہے۔ اگر زیادہ تحقیق منظور ہے تو مطولات کتبِ فقہ خصوصاً فتح القدیر کا مطالعہ کریں۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

حررہ العبد الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ عفی عنہ ربہ از گولڑہ

۳۵۔ جمعہ در قریٰ کے جواز کا مسئلہ

استفتاء

۷۸۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ گاؤں میں جمعہ درست ہے یا نہیں؟ بیّنوا و توجروا۔

الجواب ھو الصواب

گاؤں میں جمعہ درست نہیں ہے اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ و خلفاءؓ عظّام و صحابہ کرامؓ کے وقت میں شہر و فناءِ[1] شہر و قصبات کے سوا جمعہ قائم نہیں ہوا ہے۔ فلہٰذا استدل ابو حنیفہؒ بما رواہ عبدالرزاق عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لا جمعة[2] لا تشریق الا فی مصر جامع وکذا رواه ابن شیبة من طریق حجاج الخ وروی ایضاً بسند

---

[1] فناءِ شہر وہ مقامات جو شہر والوں کے منافع کے لیے ہوتے ہیں جیسے اسٹیشن، نیزہ بازی کی جگہ، قبرستان وغیرہ ۱۲ فیض

[2] حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جمعہ تکبیرات تشریق مصر جامع کے بغیر نہیں۔

صحیح حدثنا جریر عن منصور الخ۔ اور جو لوگ قیامِ جمعہ بجوائیؓ سے گاؤں میں جمعہ درست ہونے کی سند لاتے ہیں وُہ صحیح نہیں۔ اِس واسطے کہ پہلے یہی امر قابلِ تسلیم نہیں کہ جوائیؓ قریہ ہے۔ کیونکہ محققین نے مدینہ یعنے شہر بیان کیا ہے۔ اور بشرطِ تسلیم اِس کا ثبُوت کہاں سے ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو قیام بجوائیؓ کی خبر ہوئی اور آپ نے اس کو قائم رکھا اِس لیے کہ حدیث اس سے ساکت ہے و نیز باوجُود تعمیم آیتہ کریمہ "فاسعوا الی ذکر اللہ" حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بعض اماکن میں قیام جمعہ کا اختصاص فرمانا مرفُوعیتِ حدیث کی دلیل ہے۔ کیونکہ خلافِ قیاس قولِ صحابی کا وقوع ممکن نہیں مگر بوقتِ سماعِ حدیث سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم۔ علاوہ ازیں یہ آیتہ کریمہ اپنے عمُوم پر تو بالاتفاق باقی نہیں ہے اِس واسطے کہ کوئی شخص اقامتِ جمعہ فی البراری والصحرا کا قائل نہیں ہے۔ پس جب آیتہ کریمہ اپنے اطلاق پر باقی نہ رہی تو ضرور خصُوصیّتِ مکان اقامتِ جمعہ کے لیے ضرُوری ہوئی۔ وھو المراُد۔

حرره

العبد الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ عفی عنہ اللہ

یہ مسئلہ دوبارہ کسی پیربھائی کی طرف سے آپ کی خدمت میں تحریر کیے جانے پر قبلۂ عالمؒ نے یہ جواب بدستِ خُود تحریر فرمایا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں حنفی المذہب ہوں جس کی رُو سے جمعہ قریٰ میں پڑھنا جائز نہیں۔ امصار میں بھی حکومتِ نصاریٰ میں احتیاطی پیشیں پڑھتا ہوں یعنی جمعہ فرض کر کے پڑھا جاوے اور بعد ازاں ظہر بھی احتیاطاً۔ میری نسبت الزام مندرجہ بالا تحریر کا منشاء بغیر از نافہمی یا عمداً افتراء کے اور کچھ نہیں۔ سیال شریف میں بعہد ہمارے حضرتِ اعلیٰ خواجہ محمد شمس الدّین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ نہیں پڑھا گیا۔ مجھے یاد ہے کہ مکّہ معظّمہ زادہا اللہ شرفاً میں جناب فخر العلماء مولوی رحمتُ اللہ صاحب مرحُوم مہاجر مکّیؒ نے بعد استفسار مسئلہ ہذا ازیں بےہیچ جواباً میری اِس رائے مسطُورہ بالا سے اپنی رائے کا اتفاق ظاہر فرمایا تھا۔ ہذا ما عندی والعلم عند اللہ۔ مسئلہ ہذا کی مالہا و ما علیہا بالمشافہ عرض کی جاسکتی ہے۔ زیادہ تحریر کی فرصت نہیں۔

العبد

الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ عفی عنہ ربہ بقلم خود از گولڑہ